بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

تار کا پتہ :- الفضل لاہور
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۲½ ،،
فی پرچہ ۱ آنہ

یوم پنجشنبہ
یکم جمادی الثانی ۱۳۷۱ ھجری

جلد ۴۰/۶ ۲۸ تبلیغ ۱۳۳۱ ھش ۲۸ فروری ۱۹۵۲ء نمبر ۵۱

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت بشیر آباد پہنچ گئے

حیدر آباد (سندھ) ۲۷ فروری ۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مع خدام بخیر و عافیت بشیر آباد پہنچ گئے ۔

چودھری محمد ظفر اللہ خاں آج رات کراچی پہنچ رہے ہیں

کراچی ۲۷ فروری ۔ چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب وزیر خارجہ پاکستان مشرق وسطےٰ کا دورہ مکمل کرنے کے بعد کل رات ہوائی جہاز کے ذریعہ قاہرہ سے کراچی پہنچ رہے ہیں آپ نے اس عرصہ میں ترکی، لبنان، شام اور مصر میں وہاں کے زعماء سے اہم معاملات پر تبادلہ خیالات کیا ہے ۔

ڈھاکہ یونیورسٹی غیر معین عرصہ کیلئے بند کر دی گئی طلبا کو فوری طور پر ہوسٹل خالی کرنیکی ہدایت

صوبے کے سابق وزیر خزانہ حمید الحق چودھری اور "پاکستان آبزرور" کے ایڈیٹر عبد السلام بھی گرفتار کر لئے گئے

ڈھاکہ ۲۷ فروری ۔ ڈھاکہ یونیورسٹی غیر معین عرصہ کیلئے بند کر دی گئی ہے ۔ نیز طلباء سے کہا گیا ہے کہ وہ ہوسٹلوں سے فوراً چلے جائیں ۔ یونیورسٹی کی مجلس انتظامیہ کا آج ایک ہنگامی اجلاس ہوا ۔ جس میں یہ فیصلے کئے گئے ۔ ڈھاکہ اور صوبے کے دوسرے حصوں میں آج بھی صورتِ حال پُر سکون رہی ۔ آج ڈھاکہ میں دو اور اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا ۔ ان میں صوبے کے سابق وزیر خزانہ مسٹر حمید الحق چودھری اور اخبار "پاکستان آبزرور" کے ایڈیٹر مسٹر عبد السلام شامل ہیں ۔ ان دونوں کی ضمانتیں پہلے ہی منسوخ کر دی گئی ہیں نیز "پاکستان آبزرور" پر بھی بعض قابلِ اعتراض مضامین شائع کرنے کی بنا پر پابندی لگی ہوئی ہے ۔

قاہرہ میں چودھری محمد ظفر اللہ خاں سے عرب زعماء کی اہم ملاقاتیں

اسلامی اور مشرقی ممالک کا علیحدہ بلاک بنانیکے سوال پر باہمی مذاکرات

قاہرہ ۲۷ فروری ۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عبد الرحمٰن عزام پاشا نے کل پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں سے ملاقات کے بعد بتایا کہ انہوں نے چودھری صاحب سے عالمی امن برقرار رکھنے کے لئے اسلامی اور مشرقی ممالک کا ایک علیحدہ بلاک بنانے کے سوال پر بات چیت کی ۔ نیز انہوں نے مزید بتایا کہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں پچھلے دنوں جب ترکی گئے تھے تو آپ نے وہاں عربوں اور ترکوں کے تعلقات بہتر بنانے کی بھی سعی فرمائی ۔ عزام پاشا نے کہا دوران ملاقات میں چودھری صاحب نے خواہش ظاہر کی کہ عرب لیگ اپنے نمائندے نیویارک بھیجے تاکہ تیونس کا معاملہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے وقت وہ آپ کی مدد کر سکیں ۔ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے کل شمالی افریقہ کے نمائندوں سے بھی بات چیت کی ۔ انہوں نے آپ کو تیونس کے متعلق ضروری معلومات بہم پہنچائیں ۔ آپ نے مصر کے وزیر اعظم علی ماہر پاشا سے بھی ملاقات کی ۔

مغربی طاقتیں اعتماد بحال کریں

انقرہ ۲۷ فروری ۔ ترکی کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ جہاں تک مشرق وسطےٰ کا تعلق ہے مغربی طاقتیں اپنا اعتماد کھو چکی ہیں ۔ انہیں چاہیئے کہ اعتماد بحال کرنے کی کوشش کریں ۔ موجودہ تعطل کی وجہ سے شبہات پیدا ہو جانے کی وجہ سے فطری ہچکچاہٹ پیدا ہو گئی ہے اگر وہ اعتماد بحال کر دیں تو مشرق وسطےٰ کے تمام ملک مجوزہ دفاعی کمان میں شامل ہو جائیں گے ۔

مسئلہ کشمیر کے تصفیہ طلب امور

نیویارک ۲۷ فروری ۔ سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر گراہم نے جو برصغیر روانہ ہو چکے ہیں ایک بیان میں کہا ہے کہ میں چار باتوں پر سمجھوتہ کرانے کی کوشش کروں گا جن کا ابھی تک تصفیہ نہیں ہو سکا ہے (۱) ریاست سے فوجیں ہٹانے کے بعد دونوں طرف کتنی کتنی تعداد میں فوجیں رہنی چاہئیں ۔ (۲) ناظم رائے شماری کے تقرر کے سلسلے میں کونسی تاریخ مقرر کی جائے (۳) فوجیں ہٹانے کی مدت (۴) فوجیں متواتر ہٹائی جائیں یا تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد ڈاکٹر گراہم جمعہ کو کراچی پہنچ رہے ہیں وہ اسی روز نئی دہلی روانہ ہو جائیں گے ۔

پنجاب سول سروس کا امتحان

لاہور ۲۷ فروری ۔ پنجاب سول سروس (جوڈیشل برانچ) کے مقابلہ کا امتحان جولائی ۱۹۵۲ء کے وسط میں ہوگا ۔ امیدواروں کیلئے قانون کا گریجویٹ ہونا ضروری ہے ۔ اس امتحان کے ذریعہ ۱۲ اسامیاں پر کرنے کی تجویز ہے ۔ ایک اسامی اقلیتوں کیلئے مخصوص کی جائے گی ۔ بشرطیکہ اس کے واسطے مناسب امیدوار حاصل ہو ۔ امیدواروں کو ۱۵ مارچ ۱۹۵۲ء تک ضروری کاغذات سمیت اپنی درخواستیں اپنے ضلع کے ڈسٹرکٹ سیشن جج کو دینی چاہئیں ۔

برطانیہ برابر کی حیثیت سے مصر کا رضا کارانہ تعاون چاہتا ہے

وہ مشرق وسطیٰ کے دفاع کے سلسلے میں ہر نئی تجویز پر غور کرنے کے لئے تیار ہے

لنڈن ۲۷ فروری ۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کو لنڈن کے سرکاری حلقوں سے پتہ چلا ہے کہ ہفتہ کے روز سے مصر کے ...... وزیر اعظم علی ماہر پاشا اور برطانوی سفیر سر رالف سٹیونسن کے درمیان جو بات چیت شروع ہونیوالی ہے وہ صرف ابتدائی نوعیت کی ہوگی ۔ اس میں یہ معلوم کیا جائیگا کہ گفت و شنید کی مشترکہ بنیاد کیا ہو سکتی ہے ۔ سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ برطانیہ مشرق ...... کے دفاع کے سلسلے میں چار طاقتوں کی پیشکردہ تجاویز ہی کو بہترین سمجھتا ہے لیکن چونکہ وہ برابری کی حیثیت سے مصر کا رضا کارانہ تعاون چاہتا ہے ۔ اس لئے اگر دفاع کی کوئی اور تجویز پیش کی گئی تو وہ اس پر بھی ضرور غور کرے گا ۔

اہل کشمیر پاکستان کے حق میں الحاق کا فیصلہ کریں گے

آزاد اور باعزت زندگی کی یہی ایک ضمانت ہے

(علامہ کاشف الغطاء)

راولپنڈی ۲۷ فروری ۔ عراق کے مشہور مذہبی رہنما علامہ کاشف الغطاء نے سلامتی کونسل پر زور دیا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کی طرف فوری توجہ دی جائے انہوں نے آج ایک بیان میں سلامتی کونسل کو خبردار کیا ہے کہ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کے مسلمان جس دکھ اور تکلیف میں زندگی بسر کر رہے ہیں اس سے دنیا کے ۴۰ کروڑ مسلمانوں میں غم و غصہ پھیلا ہوا ہے ۔ انہوں نے اہل کشمیر کو یقین دلایا ہے کہ آپ لوگوں نے حق خود اختیاری کا جو مطالبہ کیا ہے اس میں پورا عالم اسلام آپ کا حامی ہے ۔ آخر میں آپ نے اس یقین کا بھی اظہار کیا ہے کہ اگر اہل کشمیر کو آزاد و غیر جانبدار رائے شماری کے ذریعہ اپنے مستقبل کے متعلق خود فیصلہ کرنے کا حق مل جائے تو یقیناً وہ پاکستان کے ساتھ الحاق کا فیصلہ کریں گے ۔ کیونکہ آزاد اور باعزت زندگی کے لئے یہی ایک ضمانت ہے ۔

مسز روز ویلٹ نئی دہلی روانہ ہو گئیں

لاہور ۲۷ فروری ۔ مسز روز ویلٹ مغربی پاکستان کا دورہ ختم کر کے صبح لاہور سے نئی دہلی روانہ ہو گئیں ۔ روانہ ہونے سے قبل آپ پنجاب یونیورسٹی کی آرٹس اینڈ کرافٹ کی نمائش میں گئیں اس نمائش میں ۱۴ مشہور اور بعض نئے مصوروں کی ۱۴۶ تصاویر پیش کی گئی ہیں ۔

پنجاب اسمبلی کا بجٹ سیشن

لاہور ۲۷ فروری ۔ پنجاب اسمبلی کا بجٹ سیشن جمعہ کے روز سے شروع ہو رہا ہے ۔ پہلے روز وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ جو وزیر خزانہ بھی ہیں بجٹ پیش کریں گے دوسرے دن ۵۲-۱۹۵۱ء کے مالی سال کیلئے ضمنی تخمینے پیش کئے جائیں گے ۔

منٹگمری میں ایک لاکھ من سے زیادہ گیہوں جمع ہونے کی توقع

لاہور ۲۷ فروری ۔ ضلع منٹگمری میں حکام نے گیہوں کے ذخیرہ اندوزوں کے خلاف جو تحریک جاری کی ہے وہ کامیاب ثابت ہو رہی ہے ۔ خیال ہے کہ اس ضلع میں عنقریب ایک لاکھ من سے زیادہ گیہوں جمع ہو جائیگا ۔ یہ گیہوں حکومت پنجاب کمی والے علاقوں میں تقسیم کرے گی ۔

پنجاب میں بجلی کی فراہمی

لاہور ۲۷ فروری ۔ حکومت پنجاب نے گوجرانوالہ، منٹگمری، خانیوال، لاہور، اوکاڑہ، بہاولنگر، مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازیخاں میں بجلی پر سے پابندی اٹھا دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔ چنانچہ ان علاقوں کے لوگوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ آئندہ بجلی کے کنکشن لینے کیلئے

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا
ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

امراء و صدران اضلاع کی فوری توجہ کیلئے

گزشتہ دنوں جملہ امراء و صدران اضلاع کی خدمت میں تحریر کیا گیا تھا۔ کہ ان کی زیر نگرانی جماعتوں کے سیکرٹریان تبلیغ کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹیں موصول نہیں ہو رہیں۔ ان کے مفوضہ کام کی طرف فوری توجہ دلائیں۔ مگر تا حال اس کا کوئی تسلی بخش نتیجہ نظارت کے سامنے نہیں آیا۔ یہ ایک بہت بڑا نقص ہے۔ جو ہمارے کارکنوں میں نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ سستیاں کسی صورت میں مفید نہیں۔ بلکہ سخت نقصان دہ ہیں۔ جملہ امراء و صدران اضلاع کی خدمت میں پھر ایک بار گزارش کی جاتی ہے۔ کہ وہ ایسے ذرائع اختیار فرمائیں۔ جن سے کارکنان میں بیداری پیدا ہو۔ سیکرٹریان تبلیغ کو خاص طور پر توجہ دلائیں۔ کہ وہ اپنی جماعت کی ماہوار تبلیغی رپورٹ باقاعدگی سے نظارت ہذا میں بھیجا کریں۔ امید ہے آپ فوری طور پر اس طرف توجہ فرمائیں گے۔ تاکہ آئندہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر آپ کہہ سکیں۔ کہ آپ کے زیر نگرانی تمام جماعتیں مفوضہ کاموں کو باقاعدگی سے سرانجام دے رہی ہیں۔

نوٹ:۔ جن جماعتوں کے پاس ماہوار تبلیغی رپورٹیں بھیجنے کے لئے مطبوعہ فارم نہ ہوں۔ وہ فوراً نظارت ہذا سے منگوا لیں۔

گزشتہ ماہ میں مندرجہ ذیل سیکرٹریان تبلیغ نے رپورٹیں بھیجی ہیں۔ جس کے لئے وہ قابل شکریہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔

(۱) ککی نو (جھنگ) (۲) سرگودھا (۳) کوٹلی (میرپور) (۴) چوہدر ۱۱۷ (۵) چاہ احمدیانوالہ (۶) مانسر کیمپ (۷) چوہدری چانڈ (۸) ڈیرہ غازیخاں (۹) لالیاں (۱۰) کیمبل پور (۱۱) اوکاڑہ (۱۲) جہلم (۱۳) گجرات (۱۴) کوٹ فتح خان (۱۵) لائل پور (۱۶) راولپنڈی (۱۷) کالا گوجراں (۱۸) گوجرانوالہ (۱۹) ڈیرہ اسمٰعیل خاں (۲۰) شاہ پور صدر (۲۱) جاگن (سندھ) (۲۲) خوشاب (۲۳) حیدرآباد (سندھ) (۲۴) چک ۴۴ لائل پور

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

صوبہ جاتی و ضلعوار امراء کی خدمت میں گزارش

سیکرٹریان امور عامہ کے انتخاب اور مرکز سے ان کی منظوری حاصل کرنے کے متعلق پیشتر ازیں متعدد بار بذریعہ اخبار الفضل اور پھر بذریعہ خطوط آپ کی خدمت میں عرض کیا جا چکا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس وقت تک سب امراء نے توجہ نہیں فرمائی۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا پھر گزارش کی جاتی ہے کہ آپ کے حلقہ امارت کی جن جن جماعتوں میں سیکرٹریان امور عامہ مقرر نہیں۔ ان میں آپ انتخاب کر کے مرکز سے منظوری حاصل کریں۔ اور جن جماعتوں میں سیکرٹری امور عامہ کا تقرر منظور ہو چکا ہے۔ ان کو باقاعدگی سے کام کرنے اور مرکز میں باقاعدہ ماہوار رپورٹ کارگزاری بھجوانے کی طرف توجہ دلائیں۔ جو ہر ماہ کی سات تاریخ تک بھیج دینی چاہیئے۔ اور اس طرح سالانہ رپورٹ ۵ اپریل تک آ جانی چاہیئے۔

اگر آپ بھی آپنے توجہ نہ فرمائی۔ اور نظارت ہذا کے ساتھ تعاون نہ فرمایا۔ تو پھر آپ کا اثر آپ کی گرانٹ وغیرہ پر پڑیگا۔ جس کی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔ (ناظر امور عامہ)

جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور کی اطلاع کے لئے ضروری اعلان

۹ مارچ بروز اتوار ضلع لائل پور کی تمام احمدیہ جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹریان تبلیغ کی ایک ضروری میٹنگ مسجد احمدیہ لائل پور میں ایک بجے دوپہر ہوگی۔ مکرم و محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ اس موقعہ پر عہدہ داران سے خطاب فرمائیں گے۔ اور ضلع میں تبلیغ کے متعلق پروگرام بنایا جائے گا۔ لہذا ضلع لائل پور کی جملہ جماعتوں کے پریذیڈنٹ اور سیکرٹریان تبلیغ اس میٹنگ میں شامل ہوں۔

خاکسار۔ محمد احمد امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائل پور

ولادت مجھے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ۱۳-۲-۵۲ کو تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے عبد القادر رکھا ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔۔ عبد الحمید خان کارکن نظارت امور عامہ ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے۔

کبھی کبھی

عقل و خرد کی الجھنوں ہی میں الجھ کے رہ نہ جا
عشق و جنوں کے کھیل بھی دل کو کھلا کبھی کبھی

راحت و غم سے دور تر ہی سہی منزل مراد
راحت و غم کی منزلوں میں بھی تو آ کبھی کبھی

اس کے بغیر ساقیا! میکدہ میکدہ نہیں
زاہدِ پاکباز کو بھی تو بُلا کبھی کبھی

بادۂ ارغواں بھی ہے باعث شکریہ مگر
کھنچتی ہے جو نگاہ سے وہ بھی پلا کبھی کبھی

مانا منزرو عرش ہے تیری نمود کا مقام
پستیٔ فرش پر اُتر دل میں سما کبھی کبھی

مہر و مہ و نجوم اگر بن نہ سکیں نسیمؔ ! یہ
داغ جگر کو لالہ و گل ہی بنا کبھی کبھی

نسیم سیفی

بقیہ صفحہ ۳

جناب ابو طاہر نے اس شعر کو اس طرح لکھا ہے ؎

تیر بر معصوم مے بارد خبیثے بد گہر
آسماں را حق بود گر خوں ببارد بر زمیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح فرمایا ہے ؏

تیر بر معصوم مے بارد خبیثِ بد گہر
آسماں را مے سزد گر سنگ بارد بر زمیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ نظم جس میں یہ شعر ہے۔ آپ کی تصنیف "فتح اسلام" صفحہ ۷۷ مطبوعہ ۱۸۹۰ء سے "در ثمین" فارسی میں نقل کی گئی ہے۔ اس زمین میں پہلے پہل شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے عباسیہ خاندان کے خلیفہ مستعصم باللہ کی ہلاکو خاں سے شکست پر مرثیہ لکھا تھا جو اس طرح شروع ہوتا ہے ؎

آسماں را حق بود گر خوں ببارد بر زمیں
بر زوالِ ملکِ مستعصم امیر المومنین

ذیل میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پُر درد نظم کے چند شروع کے اشعار درج کرتے ہیں۔

مے سزد گر خوں ببارد دیدۂ ہر اہلِ دیں
بر پریشاں حالیِ اسلام و قحط المسلمین

دینِ حق را گردشِ آمد صعبناک و سہمگیں
سخت شورے اوفتاد اندر جہاں از کفر و کیں

آنکہ نفس اوست از ہر خیر و خوبی بے نصیب
مے تراشد عیبہا در ذات خیر المرسلیںؐ

آنکہ در زندانِ ناپاکی ست محبوس و اسیر
ہست در شانِ امامِ پاک زاں نکتہ چیں

تیر بر معصوم مے بارد خبیثِ بد گہر
آسماں را مے سزد گر سنگ بارد بر زمیں

پیشِ چشمانِ شما اسلام در خاک اوفتاد
چیست عذرے پیشِ حق اے مجمعِ متنعمیں

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدیں

درخواست دعا

میرا لڑکا عبد الہادی امسال میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ احباب جماعت اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ لانس نائک احمد دین۔ آر پی اے ۔ ایس سی لاہور چھاؤنی

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۵۲ء

اقوامِ عالم —— اور —— اسلام

یہ بات ہر لکھا پڑھا مسلمان سمجھتا ہے کہ مغرب میں اسلام کے متعلق پادریوں اور عیسائی مصنفوں نے بہت سی غلط فہمیاں پھیلا رکھی ہیں۔ اور وہ لوگ بھی جو اپنے آپ کو مستشرقین کہتے ہیں جو بظاہر غیر جانبداری سے اسلام کا مطالعہ کرنے کے دعویدار ہیں۔ اپنے طبعی تعصب سے نہ صرف خالی نہیں ہیں بلکہ عمداً اسلام کے متعلق ایسی باتیں اپنی تحقیقاتی تصنیفات میں لکھ دیتے ہیں کہ جن کا طبائع پر مجموعی اثر اسلام کے خلاف پڑتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان میں سے بعض قرآن کریم کی لاجواب تعلیم اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بے مثال زندگی سے متاثر ہو کر بے اختیار تعریفی کلمات بھی لکھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ ان کا طرزِ تحقیقات مغربی اور محض عقلیتی ہوتا ہے۔ اس لئے اسلام کی صحیح روح کو وہ پا نہیں سکے۔ اور خواہ ان کا رجحان ہمدردانہ ہی کیوں نہ ہو پھر بھی چونکہ وہ دین کو عقلی ترازو پر جانچنے کے عادی ہیں۔ اور ان کے ذہن میں جو مذہبی تصور ہے وہ عیسائیت کی مسخ شدہ صورت سے پرورش پایا ہوا ہے۔ جس سے بغاوت کر کے انہوں نے عقلیت کی آغوش میں پناہ لی ہے۔ اس لئے وہ دین کے اسلامی تصور کو کما حقہ ادراک نہیں کر پاتے

ظاہر ہے کہ جب مغرب میں مذہبی نقادین کا یہ حال ہے تو عوام جن کو مذہب کی تاریخ سے کوئی دلچسپی نہیں۔ اور جن کا اسلام کے متعلق مبلغ علم صرف پادریوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں پر مبنی ہے۔ ان کا اسلام کے متعلق تصور کیا ہو سکتا ہے۔ جن مسلمانوں نے مستشرقین کی تصنیفات کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ مغربی دنیا میں دین اسلام کے متعلق کس قدر غلط تصورات پھیلے ہوئے ہیں۔ اور مغربی ذہنیت اسلام کا نام سنکر کس طرح بھڑک اٹھتی ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہے کہ مغربی دنیا کے رہنے والے اسلام کی حقیقی تعلیم سے بالکل ناآشنا ہونے کی وجہ سے اس کو محض وحشیوں کا مذہب سمجھتے ہیں۔ جس میں رواداری۔ ہمدردی اور حریت کی ذرا بھی چاشنی نہیں۔ اور جو اپنی اشاعت کے لئے صرف تلوار کا مرہونِ منت ہے۔ جو اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے نہیں بلکہ خوف کی وجہ سے اختیار کر لیا گیا ہے۔ جو جبر سے منوایا گیا ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ ذہنیت جو مغربی لوگوں کی اسلام کے متعلق بن گئی ہوئی ہے۔ ان لوگوں میں اسلام کی ترویج و اشاعت کے راستہ میں ایک بہت بڑی روک ہے۔ اور وہ دین جو حقیقتاً رحمۃ للعالمین ہے۔ جو دین کا حقیقی واحد تصور ہے۔ اور جس کے بغیر دنیا ان مصائب سے نجات حاصل نہیں کر سکتی۔ جن میں وہ آج گرفتار ہو گئی ہے۔ اس دین سے وہ محروم رہی جاتی ہے

افسوس یہ ہے کہ جن کے پاس اللہ تعالے کی یہ امانت عظیم موجود ہے۔ وہ عملاً اس سے محروم ہو چکے ہیں۔ اور مغربی عقلیت پرستی ان پر بھی اپنا سایہ ڈال چکی ہے۔ اور ان میں سے جو کسی قدر اسلام کی حقیقت سے آشنا بھی ہیں۔ اور اس کے رحمۃ للعالمین ہونے کے قائل ہیں۔ وہ بھی کچھ ایسے بوکھلائے ہوئے ہیں۔ کہ نہ تو ان کے اعمال ہی اسلامی شان لئے ہوئے ہیں۔ اور نہ ان کے دلوں میں کبھی یہ تحریک اٹھتی ہے کہ اس نعمت سے محروم دنیا کو اس سے آشنا کرائیں۔ اور نہیں تو کم سے کم اتنا ہی کریں کہ مغربی دنیا کے دل میں جو غلط فہمیاں اسلام کے متعلق بیٹھی ہوئی ہیں۔ ان کو نکالنے کی کوشش کریں۔

بے شک بعض نیک لوگوں نے انیسویں صدی عیسوی میں اپنی وسعت کے مطابق ان غلط فہمیوں کو مٹانے کی کوشش کی ہے۔ مگر ان کا کام بقدر ضرورت ثابت نہیں ہوا۔ نہ تو ان کی تصنیفات اور مقالات مغربی دنیا میں ضرورت کے مطابق کسی کو پھیلانے کی ہمت ہوئی۔ اور نہ کسی اسلامی جماعت نے سوائے جماعت احمدیہ کے ان اقوام کو اسلام کی حقیقی تعلیم سے روشناس کرانے کے لئے مغرب میں کوئی مشن ہی قائم کیا۔ تمام دنیا کے مسلمانوں سے اتنی مدت میں کوئی منظم کام نہیں ہو سکا۔

جماعت احمدیہ ابھی ایک نہایت کمزور جماعت ہے۔ اس کی مالی حالت کمزور ہے۔ کوئی رسوخ اور کوئی طاقت اس کے قبضہ میں نہیں۔ مگر اس کے باوجود وہ اپنی سی کر رہی ہے۔ اس نے تقریباً تمام براعظموں میں چیدہ چیدہ مقامات پر اپنے مشن قائم کر دیئے ہیں۔ مگر اس کا کام بھی آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ شرک و کفر کا ایک اتھاہ سمندر چاروں طرف موجزن ہے۔ یہ طوفان الحاد مغرب کے کناروں سے اچھلکر دنیا کے چپہ چپہ کو اپنی گود میں لئے ہوئے ہے۔ ایک ننھی سی کشتی اتنے بڑے طوفان خیز سمندر میں کیا حیثیت رکھتی ہے۔ بیگانے ہی نہیں بلکہ اپنے بھی وہ بھی جن کے پاس اللہ تعالے کی یہ امانت تھی۔ اور جن کو چاہیئے تھا کہ اس کشتی کو سہارا دیتے خطرناک دشمن بن کر راہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ مگر کشتی کا ملاح اللہ تعالے کے بھروسہ پر چپو چلائے جا رہا ہے۔ اور خدا تعالے کے فضل اور رحم سے انچ انچ دو دو انچ ہی سہی یقینی ترقی کے ساتھ کفر کے مقابلہ میں آگے آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

چوہدری ظفر اللہ خان احمدیت کا ہی ایک سپوت ہے۔ آپ نے دنیا کے سیاسی میدان میں جو فتوحات حاصل کی ہیں۔ اس سے پاکستان کو ہی چار چاند نہیں لگے۔ بلکہ آج تمام اسلامی اور غیر اسلامی دنیا آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ اسلامی دنیا اس پر فخر کرتی ہے۔ مشرق و مغرب کی قومیں اس کی بے مثال سیاسی قابلیت اس کی کمال دانشمندانہ معاملہ فہمی اور اس کی عدیم النظیر قوت بیان کی مداح ہیں۔

بے شک یہ بہت بڑی عزت ہے یہ بہت بڑا انعام ہے۔ جو اللہ تعالے نے آپ کو عطا کیا ہے۔ بے شک ہمیں اس پر بجا فخر ہے مگر ہمارے نزدیک آپ کا یہ کام اس عظیم الشان کام کا محض ایک ضمیمہ ہے۔ محض ایک عکس ہے۔ جو کام آپ نے خدمت اسلام کا سرانجام دیا ہے۔ آپ نے تمام اقوام کی مجلس میں اسلام کے درخشندہ چہرے سے وہ تاریک پردے اٹھا دیئے ہیں جو صدیوں سے متعصب پادری اور مستشرقین اس پر ڈالتے چلے آتے ہیں۔ اور اسلام کے حقیقی چہرہ کی ایک جھلک تمام اقوام کو دکھا دی ہے۔ ہماری زبان سے نہیں بلکہ قاہرہ کے مشہور اخبار "المصری" کی زبان سے اور المصری کے نامہ نگار کی زبان سے سنیئے۔

"قاہرہ ۲۵ فروری۔ اخبار المصری نے قاہرہ میں وزیر خارجہ پاکستان کی آمد پر ایک مقالہ افتتاحیہ میں اعتراف کیا ہے کہ آپ کی سرگرمیوں اور ذہنی صلاحیتوں کی وجہ سے اسلامی ممالک کو بہت فائدہ پہنچا ہے چوہدری ظفر اللہ خان کی کوششوں کو سراہتے ہوئے اخبار "المصری" رقمطراز ہے کہ آپ اسلامی ممالک کے مفادات کی سرگرم حمایت کی وجہ سے مشہور ہیں۔ اور اقوام متحدہ کے اندر اور باہر ان کا طرز عمل ہمیشہ یکساں رہا ہے۔ مصری اخبار نے چوہدری ظفر اللہ خان کی ذاتی صلاحیتوں اور قابلیت کا بھی شاندار الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔ اور پاکستانی قوم کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ جو فراخدلی اور اخوت اسلامی کا بے پایاں جذبہ رکھتی ہے۔ اور جس نے مصری مسئلہ کو اپنا مسئلہ سمجھ کر مصریوں کو ہمدردی اور عملی امداد پہونچانے کے کسی موقعہ کو ضائع نہیں ہونے دیا۔ اقوام متحدہ میں اخبار المصری کے نامہ نگار نے اس سے بھی زیادہ شاندار الفاظ میں وزیر خارجہ پاکستان کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ پچھلے تین برسوں میں اسلام اس کے فلسفہ اور مقاصد کے متعلق مغربی طاقتوں کے رویہ میں جو تبدیلی ہوئی ہے۔ وہ بیشتر چوہدری ظفر اللہ خان کی عقلی قابلیت اور تدبر کی رہین منت ہے۔ نامہ نگار نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان عربوں کا دوست ہے۔ اور انہیں کبھی دھوکا نہیں دے گا۔" (آفاق)

اس کے بعد اب ذرا احراری افترا طراز مولوی محمد علی جالندہری کی بھی سن لیجئے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"قیام پاکستان کے بعد آج بھی یہ جماعت اور اس جماعت کا مقتدر لیڈر چوہدری سر ظفر اللہ انگریزہی کے فوائد و مقاصد کو پورا کر رہے ہیں۔"

(حکومت ۲۸ فروری ۱۹۵۲ء صفحہ ۶)

اس کا جواب دینا تو حکومت پاکستان کا ہی فرض ہے ہمارا نہیں۔ ہم صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں کہ

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم

چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شعر

روزنامہ "کوثر" یکم مارچ ۱۹۵۲ء کے صفحہ ۴ کالم ۵ پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شعر غلط شائع ہو گیا ہے۔ جو جناب ابو طاہر صاحب مسلم ایم۔ اے نے اپنی تائید میں نقل کیا ہے

(باقی دیکھیں صہ پر)

تازہ فہرست چندہ امداد درویشاں

درویشوں کی امداد ہدیہ ہے نہ کہ صدقہ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم-اے ربوہ)

ذیل میں ان رقوم کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ جو میرے دفتر میں چندہ امداد درویشاں یا صدقے کے طور پر سابقہ اعلان کے بعد وصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں اور بھائیوں کو جزائے خیر دے۔ جنہوں نے اس کارِ خیر میں حصہ لیا ہے۔ اور درویشوں اور ان کے اہل و عیال کی تکلیف کو دور کرنے میں ہاتھ بٹایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزا فی الدنیا والآخرۃ۔

میں یہ بات پھر واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ درویشوں یا ان کے اہل و عیال کی امداد کے طور پر جو رقم پیش کی جاتی ہے۔ وہ دراصل ایک محبت اور قدردانی کا تحفہ اور ہدیہ ہے۔ اس لئے اسے صدقہ یا خیرات نہیں سمجھنا چاہیئے۔ پس کوئی دوست محض غلط فہمی کی وجہ سے اپنی رقوم کے ساتھ صدقہ کا لفظ نہ لکھا کریں بلکہ امداد درویشاں یا ہدیہ درویشاں کا لفظ لکھا کریں۔ کیونکہ ہم پر ان دوستوں کا بڑا اکرام واجب ہے۔ جو جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے اس وقت قادیان میں خدمت دین بجا لا رہے ہیں۔ البتہ اگر ویسے ہی کوئی رقم صدقے کے طور پر بھجوانی ہو۔ تو اس میں ہرج نہیں۔ کیونکہ بہرحال صدقے کا نظام بھی اسلامی نظام کا حصہ ہے۔ لیکن عام امدادی رقوم کو صدقہ نہیں قرار دینا چاہیئے۔

آخر میں میں پھر ان بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس کارِ خیر میں حصہ لیا ہے۔ اور لے رہے ہیں۔ جزاہم اللہ خیراً۔ فقط والسلام۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۳/۲/۵۲

(۱) مرزا غلام نبی صاحب چغتائی ریٹائرڈ محلہ پورن نگر سیالکوٹ ۲۰ — ۰ — ۰
(۲) مبشر احمد صاحب چوہدری جمبر براستہ ٹنڈوالہیار سندھ -/۵ صدقہ -/۵ امداد درویشاں ۱۰ — ۰ — ۰
(۳) ظفر اللہ سلطان خان صاحب بندر روڈ کراچی ۱۰ — ۰ — ۰
(۴) لعل الدین صاحب تعلیم الاسلام کالج لاہور ۵ — ۰ — ۰
(۵) مرزا امیر احمد صاحب لاہور بذریعہ مرزا عزیز احمد صاحب ربوہ ۵ — ۰ — ۰
(۶) ظہور الدین صاحب وکیل گوجرخان۔ ۱۰ — ۰ — ۰
(۷) مسز ایم۔ آئی قریشی راولپنڈی ۵ — ۰ — ۰
(۸) مرزا بشیر احمد صاحب ضلعدار ہیڈ لال سگو ملتان ۱۰ — ۰ — ۰
(۹) فلائٹ لیفٹیننٹ ملک بشیر احمد صاحب لاہور کینٹ (صدقہ عام) ۱۸ — ۰ — ۰
(۱۰) محمد یحییٰ صاحب ابن حاجی محمد موسیٰ صاحب مرحوم نیلا گنبد لاہور ۲۰ — ۰ — ۰
(۱۱) محمد اسماعیل صاحب معرفت ایم-اے مرزا اینڈ سنز چمن بلوچستان ۵ — ۰ — ۰
(۱۲) فتح محمد خان صاحب معرفت عزیز احمد خان صاحب احمدی کینال کالونی بہاولپور (صدقہ) ۱۰ — ۰ — ۰
(۱۳) مرزا صالح علی صاحب زمیندار بنی سر روڈ سندھ (صدقہ برائے دو بکرے) ۵۰ — ۰ — ۰
(۱۴) محمد احمد صاحب نظام ربوہ (صدقہ) ۵ — ۰ — ۰
(۱۵) عبد الباسط صاحب ۵۴ مال روڈ لاہور (صدقہ) ۱۰ — ۰ — ۰
(۱۶) عبد المجید صاحب تاجر اسلحہ نیلا گنبد لاہور معرفت ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب احمدی کراچی ۲۵ — ۰ — ۰
(۱۷) شرف دین صاحب سکرٹری مال موضع موہلکے ضلع سیالکوٹ ۵ — ۰ — ۰
(۱۸) سردار رحمت اللہ صاحب زمیندار خانپور بحساب والدہ صاحبہ خود ۱۰ — ۰ — ۰
(۱۹) " " " " " والد صاحب ڈاکٹر فیض علی صاحب ۱۰ — ۰ — ۰
(۲۰) طیبہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری ابو الہاشم صاحب مرحوم بنگالی ربوہ ۵ — ۰ — ۰
(۲۱) چوہدری مبشر احمد صاحب جمبر براستہ ٹنڈوالہیار سندھ ۵ — ۰ — ۰
(۲۲) عبد الوہاب خان صاحب ۳۴ عبد الکریم روڈ لاہور ۱۰ — ۰ — ۰
(۲۳) استانی امۃ الرحمن صاحبہ بنت مومن جی صاحب ربوہ۔ ایک انگوٹھی طلائی
(۲۴) حمیدہ بیگم صاحبہ بنت بابو اکبر علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ ۵ — ۰ — ۰
(۲۵) حکیم محمد افضل فاروقی صاحب سکرٹری اوچ شریف بہاولپور -/۵ روپے امداد درویشاں -/۵ دار الشیوخ ربوہ ۱۰ — ۰ — ۰
(۲۶) چوہدری مبشر احمد صاحب جمبر براستہ ٹنڈوالہیار سندھ (بلا تفصیل) مبشر صاحب کو تفصیل دینی چاہیئے ۵ — ۰ — ۰
(۲۷) مخدوم نذیر احمد صاحب کپور تھلہ ہاؤس لاہور (یہ صاحب ہسپتال میں بیمار ہیں۔ اور دعا کی درخواست کرتے ہیں) ۵ — ۰ — ۰
(۲۸) حکیم محمد قاسم صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ حال نزیل برانڈرتھ روڈ لاہور (برائے صدقہ بکرا ایک عدد) ۲۵ — ۰ — ۰
(۲۹) اہلیہ صاحبہ شیخ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ چنیوٹ ۱۰ — ۰ — ۰
(۳۰) مرزا عطاء اللہ صاحب محلہ چابک سواراں لاہور ۱۰ — ۰ — ۰
(۳۱) قریشی محمد شفیع صاحب اوورسیر ربوہ ۱۰ — ۰ — ۰
(۳۲) ناصرہ خاتون صاحبہ احمدی نیا محلہ راولپنڈی ۵ — ۰ — ۰

میزان کل ۳۴۸ — ۰ — ۰

مسلمانوں کے آپس میں اختلافات کو مٹانے کا واحد ذریعہ قرآن مجید ہے

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات مسیح پر تیس آیات بینات سے دلائل پیش کرنے کے بعد "وصیت الحق" کے عنوان سے ازالہ اوہام حصہ دوم (ص ۲۱۷ بار پنجم) میں فرماتے ہیں:-

"سب سے سیدھی راہ اور بڑا ذریعہ جو انوار یقین اور تواتر سے بھرا ہوا اور ہماری روحانی بھلائی اور ترقی علمی کے لئے کامل رہنما ہے۔ قرآن کریم ہے۔ جو تمام دنیا کے دینی نزاعوں کے فیصلہ کرنے کا متکفل ہو کر آیا ہے۔ جس کی آیت آیت اور لفظ لفظ ہزارہا طور کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ اور جس میں بہت سا آبِ حیات ہماری زندگی کے لئے بھرا ہوا ہے۔ اور بہت سے نادر اور بیش قیمت جواہر اپنے اندر مخفی رکھتا ہے۔ جو ہر روز ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ یہی ایک عمدہ محک ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہم راستی اور ناراستی میں فرق کر سکتے ہیں۔ یہی ایک روشن چراغ ہے۔ جو عین سچائی کی راہیں دکھاتا ہے۔ بلاشبہ جن لوگوں کو راہِ راست سے مناسبت اور ایک قسم کا رشتہ ہے۔ ان کا دل قرآن شریف کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔ اور خدائے کریم نے ان کے دل ہی اس طرح کے بنا رکھے ہیں۔ کہ وہ عاشق کی طرح اپنے اس محبوب کی طرف جھکتے ہیں۔ اور بغیر اس کے کسی جگہ قرار نہیں پکڑتے۔ اور اس سے ایک صاف اور صریح بات سن کر پھر کسی دوسرے کی نہیں سنتے۔ اس کی ہر ایک صداقت کو خوشی سے اور دوڑ کر قبول کر لیتے ہیں۔ اور آخر وہی ہے۔ جو موجب اشراق اور روشن ضمیری کا ہو جاتا ہے۔ اور عجیب در عجیب انکشافات کا ذریعہ ٹھیرتا ہے۔ اور ہر یک کو حسب استعداد معراج ترقی پر پہنچاتا ہے۔ راستبازوں کو قرآن کریم کے انوار کے نیچے چلنے کی ہمیشہ حاجت رہی ہے۔ اور جب کبھی کسی حالت جدیدہ زمانہ نے اسلام کو کسی دوسرے مذہب کے ساتھ ٹکرا دیا ہے۔ تو وہ تیز اور کارگر ہتھیار جو فی الفور کام آیا ہے۔ قرآن کریم ہی ہے۔ ایسا ہی جب کہیں فلسفی خیالات مخالفانہ طور پر شائع ہوتے رہے۔ تو اس خبیث پودہ کی بیخکنی آخر قرآن کریم ہی نے کی۔ اور ایسا اس کو حقیر اور ذلیل کر کے دکھلا دیا۔ کہ ناظرین کے آگے آئینہ رکھ دیا۔ کہ سچا فلسفہ یہ ہے نہ وہ۔ حال کے زمانہ میں بھی جب اول عیسائی واعظوں نے سر اٹھایا اور بدفہم اور نادان لوگوں کو توحید سے کھینچ کر ایک عاجز بندہ کا پرستار بنانا چاہا۔ اور اپنے مغشوش طریق کو سوفسطائی تقریروں سے آراستہ کر کے ان کے آگے رکھ دیا۔ اور ایک طوفان ملک ہند میں برپا کر دیا۔ آخر قرآن کریم ہی تھا۔ جس نے انہیں ایسا پسپا کیا۔ کہ اب وہ لوگ کسی باخبر آدمی کو منہ بھی نہیں دکھلا سکتے۔ اور ان کے لمبے چوڑے عذرات کو یوں الگ کر کے رکھ دیا۔ جس طرح کوئی کاغذ کا تختہ لپیٹے۔ قرآن کریم نے ان کے ایک بڑے بھاری عقیدہ کو جو کفارہ کا عقیدہ تھا۔ ماقتلوہ وما صلبوہ کا ثبوت دے کر معدوم کر دیا۔ اور انسان کی نجات کے لئے وہ طبعی اور فطرتی طریقہ بتلایا۔ جو آدم کی پیدائش سے ہر ایک آدمی کی جبلت کو لازم ہے۔ اب وہ لوگ اس بات سے تو رہے۔ کہ اپنا پُرظلم اور بے اثر کفارہ عقلمند انسانوں کے سامنے پیش کر سکیں۔"

اور ص ۲۲۲ پر فرماتے ہیں:-

"اے میرے دوستو! اب میری ایک آخری وصیت کو سنو۔ اور ایک راز کی بات کہتا ہوں۔ اس کو خوب یاد رکھو۔ کہ تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں۔ پہلو بدل لو۔ اور عیسائیوں پر یہ ثابت کر دو۔ کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک بحث ہے۔ جس میں فتحیاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے۔ تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں۔ کہ دوسرے لمبے لمبے جھگڑوں میں اپنے اوقات عزیز کو ضائع کرو۔ صرف مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو۔ اور پُرزور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کر دو۔ جب تم مسیح کا مردوں میں داخل ہونا ثابت کر دو گے۔ اور عیسائیوں کے دلوں میں نقش کر دو گے۔ تو اس دن تم سمجھ لو۔ کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا۔ یقیناً سمجھو۔ کہ جب تک ان کا خدا فوت نہ ہو۔ ان کا مذہب بھی فوت نہیں ہو سکتا۔ اور دوسری تمام بحثیں ان کے ساتھ عبث ہیں۔ ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کرو

(بقیہ ص ۶ پر)

حضرت بابا نانک صاحب اور سکھ ودوان

(۶)

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی گوجرانوالہ

سکھ کتب سے اس امر پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ حضرت بابا نانک صاحب نے مکہ معظمہ میں جن خیالات کا اظہار فرمایا۔ ان کا موجودہ سکھ مذہب سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ وہ خالص اسلامی خیالات ہیں۔ جو قرآن شریف اور احادیث کے مطابق ہیں۔ لالہ سوہن لال نے بابا صاحب کے مکہ معظمہ جانے کے حالات بیان کرتے ہوئے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ بابا صاحب نے وہاں اہل اسلام کے علماء کے طریق پر توحید اور معرفت وغیرہ کے دقیق مسائل پر وہاں کے باشندوں سے گفتگو کی۔ چنانچہ انہوں نے لکھا ہے کہ:-

"باساکنان آنجا۔ مباحثہ و مناظرہ
درباب معرفت و وحدانیت
بادلائل و براہین معتزلہ و بشکلہ
موافق قانون اہل فیہ و عالیہ
علمایان ظہور آمدند"

(عمدۃ التواریخ منتزاول صـ۱۲)

یعنی۔ حضرت بابا نانک صاحب نے مکہ معظمہ کے باشندوں سے اہل اسلام کے بلند پایہ علماء کے طریق پر توحید باری تعالےٰ اور معرفت وغیرہ کے دقیق مسائل پر گفتگو کی اور تبادلہ خیالات کیا۔

ولائت والی جنم ساکھی سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے مکہ معظمہ میں پہونچکر جن خیالات کا اظہار فرمایا تھا۔ وہ خالص اسلامی تھے۔ چنانچہ وہاں آپ نے ایک سہ حرفی بھی بیان فرمائی تھی جس میں یہ مرقوم تھا:-

ا- اللہ کو یاد کر غفلت منوں وسار
ساس پلٹے نام بن دھرگ جیون سنسار
ب- بداعت دور کر قدم شریعت رکھ
سبس کسے نوں نیوں چل مندا کسے نہ آکھ

... ...

ش- شہادت پایئے مریئے پیا لو لائے
رکن دین تن جائیگا کچھ کیجے طلب خدائے
ص- صلاۃ محمدی آکھو مکھ تھکیں نت
خاصہ بندہ سچیا سرتاں ہو مت

... ...

ک- کلمہ یاد کر نفع آہر کت بات
نفس ہوائی رکن دین کس سیوں ہو تہمات
ل- لعنت برسے تنہاں جو ترک نماز کرین
کچھ تھوڑا ہتا کھٹیا اپنا آپ دنجیں

م- محمد من توں من کتاباں چار
من خدائے رسول نوں سچا ای دربار

... ...

لا- ہیبت تت دن کی جس دن عدل کرے
باب اساڈے رکن دین کیہا حکم کرے
ی- یاری کر رب سیوں جہدا اچل راج
اک اکیلا نانکا نہیں کسے محتاج

(جنم ساکھی ولائت والی صـ۲۴۸)

یعنی۔ خدا کو یاد کرو اور دل سے غفلت دور کرو ایک سانس بھی اگر خدا کی یاد کے بغیر گذرے تو وہ زندگی لعنتی ہے۔ تمام بدعتوں کو ترک کر کے شریعت کے مطابق اپنی زندگی بناؤ۔ اور عجز و انکساری اختیار کرو۔ کسی کو برا مت کہو۔ اگر خدا سے لو لگا کر موت مل جائے تو وہ شہادت کا مرتبہ ہے ورنہ یہ زندگی تو ختم ہو ہی جائے گی اس لئے اے رکن دین خدا کی طلب کرتے رہو اور ہمیشہ محمد مصطفےٰؐ کی حمد بیان کرتے رہو۔ وہ خدا کا خاص بندہ اور خدا کے تمام مقبولوں کا سردار تھا۔ کلمہ ہمیشہ یاد رکھو اس سے بڑھکر اور کوئی بات نفع مند نہیں۔ حرص و ہوا کے پیچھے لگ کر اپنی زندگی برباد نہ کرو۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور چاروں کتب پر ایمان لاؤ۔ خدا اور اس کے رسول کو مانو۔ خدا کا دربار سچا ہے۔ مجھے اس دن کا بہت خوف ہے۔ جس دن خدا خود عدل کرے گا۔ معلوم نہیں کہ وہ خدا ہمارے حق میں کیا فیصلہ دے۔ خدا سے ہی دوستی کرو اسی کو ازلی اور ابدی حکومت حاصل ہے۔ وہ وحدہٗ لاشریک ہے اور کسی کا محتاج نہیں۔ سب اس کے محتاج ہے

بابا صاحب کے ان خیالات کو پڑھ کر کون کہہ سکتا ہے کہ یہ اسلام کی تعلیم کے مطابق نہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ سکھ صاحبان نے بابا صاحب کے ان پاکیزہ ارشادات سے فائدہ اٹھانے کی بجائے ان میں رد و بدل کرنے میں اپنی بھلائی تصور کی۔ چنانچہ بعد کے ایڈیشنوں سے اس سی حرفی کو بالکل ہی محذوف کر دیا گیا ہے اور اب یہاں تک کہنا شروع کر دیا گیا ہے کہ:-

"یہ سہ حرفی فارسی زبان میں تھی۔
جو گم ہو چکی ہے"

(ترجمہ از گورو نانک چمتکار صـ۵۲)

بابا صاحب کی بیان کردہ یہ سی حرفی ولائت والی جنم ساکھی کے پہلے ایڈیشن میں موجود ہے اور اس میں خالص اسلام بیان کیا گیا ہے۔ یہی وجہ اس سی حرفی سے انکار کرنے کی ہے۔ کیونکہ موجودہ سکھ اسبات کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ کہ بابا صاحب اسلام کے معتقد تھے چنانچہ سردار جی۔ بی سنگھ نے اس سی حرفی کے متعلق لکھا ہے:-

"باقی رہی سی حرفی۔ یہی اصل میں مکہ کی گوشٹ ہے۔ باقی حصے تو اس کے لئے settings ہیں۔ یہ بتانے کے لئے یہ گوشٹ کہاں ہوئی اب دونوں آنکھوں سے اندھا بھی معلوم کر سکتا ہے کہ یہ کسی مسلمان صوفی فقیر کی بنائی ہوئی ہے۔ دین اسلام کی اس میں پوری پوری تعلیم بیان کی گئی ہے"۔

(ترجمہ از پنجابی ساہت فروری ۱۹۴۴ء)

سردار جی۔ بی سنگھ کی اسبات سے ہم متفق ہیں۔ کہ اس میں دین اسلام کی تعلیم مذکور ہے اور اس قسم کے خیالات کوئی غیر مسلم ظاہر نہیں کر سکتا۔ کوئی صوفی مسلمان ہی اسلام کی اس تعلیم کو بیان کر سکتا ہے۔ ہمارے نزدیک وہ صوفی مسلمان حضرت بابا نانک صاحب ہی تھے۔ چونکہ سردار جی۔ بی سنگھ صاحب بابا صاحب کو صوفی مسلمان قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے وہ اس مشکل کا حل یہ تجویز کرتے ہیں کہ یہ سی حرفی بابا صاحب کی بیان کردہ نہیں اب قابل غور امر یہ ہے کہ اگر یہ کسی مسلمان کی بیان کردہ تھی۔ یعنی حضرت بابا نانک صاحب نے اسے بیان نہیں کیا تھا۔ تو سکھوں کے گورمکھی زبان کے لٹریچر میں اسے کس نے داخل کر دیا۔ وہ کونسا ایسا مسلمان تھا۔ جس نے تمام سکھوں کی آنکھوں میں خاک جھونک کر اسے سکھ کتب کا حصہ بنا دیا۔ اور کسی سکھ کو یہ معلوم نہ ہو سکا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ حضرت بابا نانک صاحب کے ہی پاکیزہ خیالات تھے۔ کیونکہ آپ اپنا آبائی مذہب ترک کر کے اسلام میں داخل ہو چکے تھے۔ اسلئے انہوں نے اس سی حرفی میں اسلام کی تعلیم بیان کی اور سکھ مجبور ہیں کہ وہ یا تو اس تعلیم کے پیش نظر اسلام قبول کر لیں یا اس سے انکار کر دیں۔ چونکہ اسلام کے متعلق ان کے دلوں میں بے حد بغض اور عناد پیدا ہو چکا ہے۔ اسلئے وہ اس سی حرفی سے انکار کر رہے ہیں۔ ورنہ کوئی عقلمند اسبات کو تسلیم نہیں کر سکتا کہ سکھوں کے گورمکھی لٹریچر کے قلمی نسخوں میں کسی مسلمان نے اسے داخل کر دیا۔ اور سکھوں کو اس کا پتہ نہ چل سکا۔

اس کے علاوہ بابا صاحب نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:-

حضرت جو فرمایا فتوی بیچ کتاب
بے نماز تے سگ بھلے جو راتیں رہن سوجاگ
دلی بانگ نہ جاگدی ستے رہے نبھاگ
ہڈ پلیتی تن کے مور کھ ... ... ابھاگ
سنت فرض نہ منتی نہ منتی امر کتاب
دوزخ اندر ساڑیں جے سیخیں چاڑھ کباب
گندی خواری تن کو جو پیندے بھنگ شراب
سؤر شرع منع ہے۔ پوجا بھگتی مانہہ
جاون ستے نفس کے دکھ گھنا سہسی راہ
روز قیامت دنس کو ہوسی ہول کلوان
تت دن پربت اڈسن پنبے جویں کپاہ
قاضی ہور بہسی اوہی آپ اللہ
حقو ہی سب بہنسی لوہے بالی درگاہ
طلبا پوسن حافیاں کیتے جنہاں گناہ
دوزخ بندھ چلایئے گل طبق منہ سیاہ
عملاں والے تت دن ہوسن بے پرواہ
سیتی چھوٹے نانکا حضرت جنہاں پناہ

(ولائت والی جنم ساکھی صـ۲۵)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فتوےٰ کتاب میں موجود ہے جو تارک الصلوٰۃ ہیں ان سے وہ کتے اچھے ہیں۔ جو رات بھر جاگتے رہتے ہیں۔ بدنصیب لوگ اذان سنکر بھی نیند سے بیدار نہیں ہوتے۔ ان کے جسم ناپاک رہتے ہیں وہ نہ سنت پر عمل کرتے ہیں۔ نہ فرض کی ادائیگی کی طرف ان کا خیال ہوتا ہے اور نہ ان کا ایمان زندہ کتاب پر ہوتا ہے۔ وہ لوگ دوزخ کا ایندھن ہوں گے اور انہیں اس طرح جلایا جائیگا جس طرح کباب سیخوں پر بھونے جاتے ہیں۔ جو لوگ بھنگ اور شراب وغیرہ استعمال کرتے ہیں وہ ذلیل و خوار ہوں گے۔ شرع میں سؤر اور منشی اشیاء کا استعمال ممنوع ہے۔ جو لوگ نفس کی پیروی کرتے ہیں ان کو بہت عذاب ہوگا قیامت کے دن ایک حشر بپا ہوگا۔ اسدن پہاڑ روئی کے مانند اڑائے جائینگے۔ اس دن قضاء کا کام اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور اس کی درگاہ میں حق حق فیصلے ہوں گے جن لوگوں نے اپنی زندگی گناہوں میں بسر کی ہوگی ان کو سزا دی جائے گی۔ ان کے منہ سیاہ کر کے اور گلوں میں طوق ڈالکر دوزخ میں دھکیل دیا جائے گا۔ نیک اعمال بجالانے والے اسدن بے پرواہ ہوں گے۔ نجات ان لوگوں کو ہی نصیب ہوگی۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوں گے۔

بابا صاحب نے اپنے اس شبد میں بھی جو کچھ بیان کیا ہے۔ وہ خالص اسلام ہے۔ اور یہ بابا صاحب نے قاضی رکن دین کے اس سوال کے جواب میں فرمایا ہے:-

(باقی صـ پر دیکھو)

اب پاکستان کے مجاہد کون کون وعدہ کر سکتے ہیں؟

بیرونی ممالک کے وعدوں کی شاندار فہرستوں کی اطلاع

پاکستان کے وعدوں کی میعاد گذر چکی ہے اور دفتر وکیل المال حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش ہونے والے وعدوں کی منظوری کی اطلاع بھی ساتھ ساتھ دیتا رہا ہے۔ اب اگر کوئی جماعت یا فرد وعدہ بھیج چکا ہو اور اسے منظوری کی اطلاع نہ ملی ہو تو وکیل المال تحریک جدید سے دریافت کر لے مناسب ہوگا کہ وہ اگر جماعت ہے تو جماعت کی دوبارہ فہرست بھیج دے اور اگر براہ راست وعدہ کرتا ہے تو بھی اپنا وعدہ لکھ کر بھیج دے۔ پھر حضور میں پیش کر کے اگر وعدہ نہ آیا ہوگا تو اطلاع دی جائے گی۔ انشاءاللہ تعالےٰ۔

اب اگر پاکستان کا کوئی احمدی سفر پر رہا ہے اور سخت بیمار رہا ہے۔ یا کسی کو تحریک جدید کا علم ہی نہیں ہوا یا تحریک جدید کی ضرورت کا احساس ہی نہیں ہوا اور اب اسے اللہ تعالےٰ نے سمجھ دی ہے کہ تحریک جدید میں شامل ہونا ضروری ہے یا اسے یہ علم نہیں ہوا کہ حضور ایدہ اللہ ۲۴ جنوری کے خطبہ میں فرما چکے ہیں۔ ہر ایک احمدی مرد۔ عورت۔ بچے کو شامل ہونا چاہیئے۔ لیکن اسے اس کا علم نہیں ہوا تو وہ اب تحریک جدید میں وعدہ بھیج سکتے ہیں یا وہ بھی وعدہ بھیج سکتے ہیں جن کے ذمہ گذشتہ سال کا بقایا تھا۔ ان کو امید تھی کہ وہ آخری میعاد تک بقایا ادا کر کے شامل ہوں گے۔ لیکن باوجود کوشش بقایا ادا نہیں کر سکے۔ اب انکا خیال ہو کہ آئندہ سال کے ساتھ دینگے۔ ان کو بھی یہ رعایت ہے کہ وہ آئندہ سال کیساتھ بقایا بھی پیش دس سال کا بھی دیں۔ ایسے بھی وعدہ بھیج سکتے ہیں۔ جن کی شمولیت تحریک جدید کے پہلے سالوں میں تھی۔ اب وہ چار سال سے نہیں اور آخری میعاد تک کشمکش و پنج میں رہے لیکن اب ان کو تحریک جدید میں شامل ہونے کا شرح صدر ہو گیا ہے۔ ایسے تمام احباب کے وعدے حضور میں پیش کر دیئے جائیں گے اور حضور کی منظوری کی اطلاع کر دی جائے گی۔ انشاءاللہ تعالےٰ۔

مشرقی پاکستان کے وعدوں کی میعاد ۱۵ مارچ ہے اور ان کی طرف سے کچھ وعدے آ چکے ہیں۔ اور کچھ آنے والے ہیں۔ جنرل سیکرٹری ڈھاکہ کی اطلاع ہے کہ وہ بخار میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو صحت عطا فرمائے۔ انہوں نے لکھا کہ میں صحت ہونے پر بقیہ فہرست ارسال کر دوں گا۔ اور ہندوستان کیلئے بھی وعدوں کی آخری میعاد ۱۰ مارچ ہے۔ ہندوستان کے وعدوں کی فہرستیں وکیل المال قادیان کو قادیان روانہ کی جائیں۔

بیرونی ممالک کے وعدے ابھی ہمارے مشرقی افریقہ۔ امریکن جماعتوں۔ یورپین ممالک اور انڈونیشیا جاوا۔ سماٹرا سنگاپور وغیرہ اور ماریشس کے وعدے آنے والے ہیں۔ ان کے وعدوں کی آخری میعاد ۱۰ مئی ہے۔ مشرقی افریقہ کے مبلغ شیخ مبارک احمد صاحب نے اپنے قیام ربوہ میں فرمایا تھا کہ انشاءاللہ مشرقی افریقہ کے وعدوں کی فہرستیں تیار ہو رہی ہیں۔ اور کارکنان بڑے جوش اور مستعدی سے مصروف عمل ہیں اور وعدے بھی اضافہ سے لئے جا رہے ہیں۔ مکمل کر کے وقت کے اندر ارسال ہوں گی۔

اور امریکن جماعتوں کے انچارج ناصر صاحب نے بھی اطلاع دی ہے کہ فہرست فروری کے ابتدا میں ارسال ہوگی ــــ اسی طرح اب سید شاہ محمد صاحب انچارج مبلغ جاکرتا کی اطلاع ملی ہے کہ فہرست تیار ہو رہی ہے جلدی ارسال کی جائے گی اور وعدے زیادہ سے زیادہ اضافہ کے ساتھ لینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تمام جماعتوں اور براہ راست وعدہ کرنے والے افراد کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۳۱ مارچ تک ادا کرنے والے احباب کے نام دعا کیلئے حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے بعد اخبار الفضل میں بھی شائع کئے جائیں گے انشاءاللہ تعالےٰ۔ تا جو دوست ادا نہ کر سکے ہوں وہ اپنے ادا کرنے والے بھائیوں کا نمونہ دیکھ کر جلد تر ادا کریں۔ وکیل المال تحریک جدید

ملک علی بخش صاحب مرحوم

(غلام نبی صاحب متعلم جامعۃ احمدیہ احمد نگر)

ملک علی بخش صاحب نمبردار بھڑتھانوالہ ضلع سیالکوٹ اپنی طویل علالت کے بعد مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۵۲ء کو دارفانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ محترم ملک صاحب ابتداً اہل حدیث تھے۔ ۱۹۲۲ء میں آپ اور آپ کے خاندان کے تقریباً ۳۵ افراد یکبارگی حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ اور آپ کو احمدیت قبول کرنے کا شرف چوہدری کریم بخش صاحب پٹواری موضع بھٹے کلاں کے ذریعہ سے حاصل ہوا۔

قبول احمدیت کے بعد تا دم زیست اپنے علاقہ میں نور احمدیت کے پھیلانے میں کوشاں رہے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ اور جہاں کہیں موقعہ ملتا احمدیت کے پیغام کو پہنچانے میں مصروف رہتے۔ آپ کے شوق اور خلوص کا ہی نتیجہ تھا۔ کہ کئی سعید روحوں کو آپ کے ذریعہ سے قبولیت احمدیت کی توفیق ملی آپ اپنی نیکیوں اور خوبیوں اور دیگر اوصاف حمیدہ کی وجہ سے لوگوں میں ہر دلعزیز تھے۔

محترم کافی عرصہ سے اپنے گاؤں میں ایک پتی کے نمبردار تھے۔ لیکن نمبردار ہونے کے باوجود کبھی کسی سے سختی روا نہ رکھتے۔ بلکہ ہر ایک سے نہایت التفات اور خندہ پیشانی سے پیش آتے اور اپنی اولاد کو ہمیشہ یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ کہ مظلوم کی امداد کرو۔ اور غریب اور کمزور لوگوں کا خاص خیال رکھو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ مظلوم کی دعا سنتا ہے۔ اس لئے تم وہ پہلو اختیار کرو جس طرف خدا تعالیٰ ہو۔ تاکہ تم دونوں جہانوں میں فلاح پا سکو اور جو لوگ کمزور اور مظلوم لوگوں کی امداد نہیں کرتے وہ بے یار و مددگار چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ آپ بہت مہمان نواز تھے۔

آپ اپنے علاقہ میں بارسوخ ہونے کے علاوہ اپنے اعلیٰ اخلاق، عوام سے ہمدردانہ سلوک اور تقویٰ طہارت کی وجہ سے علاقہ کے لوگ آپ کی بے حد عزت کرتے تھے۔ چنانچہ جب گاؤں سے آپ کا جنازہ اٹھا۔ تو پندرہ بیس میل دور سے غیر احمدی کثرت سے تعزیت کے لئے ہمراہ جنازہ تھے۔ چونکہ آپ موصی تھے۔ اس لئے آپ کا جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کئے گئے۔

آپ کی علم دوستی کا ثبوت اس امر سے دیا جا سکتا ہے۔ کہ باوجود دیہاتی زندگی اور غیر تعلیمی ماحول میں رہنے کے اپنے بچے اور بچیوں کو خاطر خواہ تعلیم دلوائی۔ اور اب اُن کی وجہ سے گاؤں میں اور لوگوں کو اپنی اولاد کو تعلیم دلوانے کی رغبت پیدا ہوئی۔

نماز میں تہجد اختیار کرتے۔ تہجد گذار تھے۔ کثرت سے قرآن پاک و احادیث کی دعائیں از بر تھیں۔ دعاؤں میں مداومت اختیار کرتے تھے۔

آپ کا ماحول شیعہ صاحبان کا تھا۔ اور شیعہ بھی ایسے جو نہایت متعصب اور ہمیشہ سلسلہ پر نکتہ چینی کرتے تھے۔ دشنام دہی اور برا بھلا کہنا ان کا شیوہ تھا۔ لیکن وہ آپ کے اعلیٰ اخلاق کو دیکھ کر ہمیشہ دبے لفظوں میں احمدیت کی صداقت کا اعتراف کرتے تھے

ملک صاحب جماعتی کاموں میں دلچسپی سے کام کیا کرتے تھے۔ آپ کے اس ذوق اور خلوص کو دیکھ کر جماعت ہمیشہ آپ کو پریذیڈنٹ انتخاب کرتی رہی۔ اور وفات سے ایک سال قبل تک بھی آپ اس خدمت کو جانفشانی سے نباہتے رہے

مرحوم میں یہ وصف خاص طور پر نمایاں تھا کہ مرحوم کو جب کسی کی بیماری کا علم ہوتا۔ تو ضرور اُس کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے۔ اور اس کی دلجوئی کرتے۔ اور آخری ایام میں بھی آپ کا یہی معمول رہا۔

آخر میں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ الودود اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور درویشان قادیان اور صحابہ کرامؓ سے التجا کرتا ہوں۔ وہ مرحوم کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور زیادہ سے زیادہ سلسلہ اور احمدیت کی خدمات کا موقعہ بہم پہنچائے۔ اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مرحوم نے اپنے پیچھے چار لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ جو بفضلہ تعالیٰ سب کے سب سلسلہ کے مخلص خدمت گذار احمدی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو مزید قربانیوں کا موقعہ دے۔ آمین۔

مسلمانوں کے اختلافات کو مٹانے کا واحد ذریعہ

(بقیہ صفحہ ۴)

پھر نظر اٹھا کر دیکھو عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ بھی چاہتا ہے۔ کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کرے اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلا دے۔ اس لئے اُس نے مجھے بھیجا۔ اور میرے پر اپنے خاص الہام سے ظاہر کیا۔ کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔ چنانچہ اس کا الہام یہ ہے کہ:۔

"مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے وکان وعد اللّٰہ مفعولا۔ انت معی وانت علی الحق المبین۔ انت مصیب ومعین للحق"

(التبلیغ "الفضل [illegible] فروری")

حضرت بابا نانک صاحب اور سکھ دوران (بقیہ صفحہ ۵)

یعنی رکن الدین نے کہا۔ کہ یہ بھی نہیں پڑھتے اور بدعمل ہیں۔ کبھی روزہ بھی نہیں رکھتے۔ نماز بھی نہیں پڑھتے اور شراب پیتے ہیں۔ اور بھنگ بوجا کا استعمال کرتے ہیں۔ ان کا قیامت کے دن کیا حال ہوگا؟

(ترجمہ از جنم ساکھی ولائت والی صفحہ ۲۵)

قاضی رکن دین کا یہ سوال خالص اسلام سے متعلق تھا۔ اور ایک مسلمان کسی مسلمان سے ہی اس قسم کا سوال کر سکتا ہے۔ قاضی رکن دین کا بابا صاحب سے یہ سوال دریافت کرنا اس بات پر دال ہے۔ کہ وہ بابا صاحب کو ایک مسلمان بزرگ تصور کرتا تھا۔ ورنہ ایک غیر مسلم سے اس قسم کا سوال کوئی احمق بھی نہیں کر سکے گا۔ حضرت بابا نانک صاحب نے اس سوال کا جواب دیا۔ وہ عین اسلام اور سوال کے مطابق ہے چنانچہ سردار جی بی سنگھ صاحب فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ شلوک سوال کا صحیح جواب ہے"

(ترجمہ پنجابی ساہت مارچ ۱۹۴۲ء)

لیکن چونکہ سردار صاحب موصوف بابا صاحب کو مسلمان تسلیم کرنے سے انکاری ہیں۔ اس لئے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ جواب بابا نانک صاحب کا بیان کردہ نہیں۔ بلکہ کسی مسلمان کا ہے۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے:۔

"صاف نظر آرہا ہے۔ کہ یہ شلوک کسی مسلمان کے بنائے ہوئے ہیں۔ اور تمام تعلیم خالص اسلامی ہے"

(ترجمہ از پنجابی ساہت مارچ ۱۹۴۲ء)

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اس قسم کے خالص اسلامی خیالات کا اظہار ایک مسلمان ہی کر سکتا ہے۔ کوئی غیر مسلم یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ قیامت کے دن وہی لوگ نجات حاصل کر سکیں گے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوں گے۔ چونکہ ہمارے نزدیک حضرت بابا نانک صاحب ایک سچے مسلمان تھے۔ اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ آپ کا کلمہ تھا۔ قرآن مجید آپ کی کتاب تھی۔ اور شریعت اسلامیہ کے آپ پابند تھے۔ اس لئے یہ شبد آپ کا ہی بیان کردہ ہے۔ اور آپ کے نام پر ہی سکھ کتب میں مرقوم ہے۔ ہم حیران ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ سکھ کسی طرح دلیری سے بابا صاحب کی پاکیزہ باتوں سے انکار کر رہے ہیں۔ اور وہ یہ سوچنے کی زحمت گوارہ نہیں کرتے۔ کہ سکھوں کی کتب میں مسلمانوں نے اس قسم کی باتیں کیونکر داخل کر دیں۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے۔ کہ حضرت بابا نانک صاحب نے مکہ شریف میں روزوں کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا تھا

روزہ بندگی قبول

دس دوارے جین مردا ہوئے رہو دخبول!
مارمنو اور شٹ کر باندھو دو ڑ طلب دلیل
تیس دن سیوں رنگ رکھیو پاک مرد اصیل
صرت کا تور اکھ روزہ نرت تجھو چاؤ
آتمے کو نگاہ رکھیو ۔۔۔ تی تو علماؤ
سچ صواد سہج لیکار دسنا اندیس من دلگیر
پھرے من ماہے رکھو کفر سچ تکبیر
کام لہر سمجھائے من تے ہوئے رہو بھڑ ور
کہے نانک راکھ روزہ صدق رہی ماموں

(جنم ساکھی ولائت والی صفحہ ۱۴۳)

بابا صاحب نے مندرجہ بالا شبد میں اسلامی تعلیم ہی بیان فرمائی ہے۔ آپ روزوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ ایک عبادت ہے۔ خدا ضرور قبول فرماتا ہے۔ بشرطیکہ روزہ رکھنے والا انسان اپنے دل کو قابو میں رکھے۔ اور آنکھوں وغیرہ کا روزہ بھی اختیار کرے۔ اس طرح تیس دن کے روزے رکھنے والا انسان پاک ہو جاتا ہے۔ عقل و ہوش کا بھی روزہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور روزہ دار کی نظر روح پر ہونی چاہیئے۔ یعنی اس کی روح بھی اس روزہ میں شامل ہونی چاہیئے اور زبان کے تمام چسکے چھوڑ دینے چاہیئں۔ دل میں بھی اس کے نرمی اور محبت ہونی چاہیئے۔ نیز کفر کو چھوڑ کر تکبیر اختیار کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ نفسانی خواہشات اور شہوات کا بھی روزہ رکھا جائے نانک کہتا ہے۔ کہ اس قسم کا روزہ دار صدق کو حاصل کر لیتا ہے۔

ہمیں اس بات کا بے حد افسوس ہے۔ کہ سکھوں نے اپنے مرشد اور گورو کی ان پاکیزہ بانیوں سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ بلکہ ان سے سرے سے ہی انکار کر دیا۔ چنانچہ مندرجہ بالا شبد کے متعلق سردار بی بی سنگھ نے اپنے ایک مضمون میں لکھا ہے کہ:۔

"پہلے دیا تو اشبد بھی کسی مسلمان کا بیان کردہ ہے۔ جو تیس دن کے روزے اور بندگی قبول کرنے نیز کفر کو چھوڑ کر تکبیر اختیار کرنے کی تلقین کر رہا ہے"

(ترجمہ از پنجابی ساہت فروری ۱۹۴۲ء)

سردار صاحب موصوف چونکہ بابا صاحب کے اسلام کے منکر ہیں۔ اس لئے وہ بابا صاحب کے بیان کردہ شبدوں سے انکار کر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کی موجودگی میں بابا صاحب کو اسلام سے الگ کرنا محال ہے۔ اس شبد میں بھی خالص اسلام بیان کیا گیا تھا۔ اس لئے اس سے بھی انکار کر دیا گیا ہم بھی اس بات کے معترف ہیں کہ یہ خیالات کسی مسلمان کے ہو سکتے ہیں۔ اور چونکہ ہمارے نزدیک بابا صاحب اسلام کے معتقد تھے۔ اس لئے ہم ان تمام شبدوں کو بابا صاحب کے بیان کردہ تسلیم کرتے ہیں۔ اور یہ جن سکھ کتب میں ان کو بابا صاحب کے بیان کردہ ہی ظاہر کیا گیا ہے۔ سردار جی۔بی سنگھ نے بابا صاحب کے مندرج شبد سے انکار کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ:۔

"تکبیر کا مطلب اللہ اکبر کا نعرہ لگانا ہے۔ اس سے گورو نانک کو دشمنی نہیں ہو سکتی تھی۔ اور نہ روزے رکھنے سے۔ وہ خود بھی برت (روزے) رکھتے رہے ہیں"

(ترجمہ از پنجابی ساہت فروری ۱۹۴۲ء)

پس جب سردار صاحب کو یہ مسلم ہے۔ کہ بابا صاحب کو تکبیر سے دشمنی نہ تھی۔ اور وہ خود بھی روزے رکھتے تھے۔ تو پھر ان کی تعریف کرنے میں نہیں کونسی روک ہو سکتی تھی؟

حقیقت یہی ہے کہ بابا صاحب کا ہر قول اور ہر فعل اسلام کی تعمیل کے مطابق تھا اور آپ کا اسلام بالکل واضح اور نمایاں تھا۔ جو کہ آپ کے بعد سکھوں کے دل میں اسلام کی نفرت بھر دی گئی۔ اس لئے وہ بابا صاحب کے ان پاکیزہ کلمات سے انکار کرنے پر مجبور ہو گئے کیونکہ ان کی موجودگی میں ان کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہ تھا۔ کہ وہ بابا صاحب کا مسلمان ہونا تسلیم کر لیں۔ چنانچہ ان واقعات اور حالات کے پیش نظر ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"باوا صاحب کا اسلام ایک چمکدار ستارہ کی طرح ہے۔ جو کسی طرح چھپ نہیں سکتا"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۰۶)

چک ع ب ۱۱۶ جنوبی ضلع سرگودہا میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۵۲ء کو ۸ بجے شب پہلا اجلاس زیر صدارت سید منور شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ع ب ۱۱۶ جنوبی شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حافظ فیض احمد صاحب اور ڈاکٹر عبد اللہ خان صاحب اختر نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور "ضرورت امام آخر الزمان" پر تقریریں کیں۔ دوسرا اجلاس مورخہ ۲۴ فروری ۹ بجے دن شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد حافظ فیض احمد صاحب مولوی بشیر احمد صاحب ناصر اور مولوی دوست محمد صاحب فاضل نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام۔ وفات مسیح ناصری اور اجرائے نبوت پر مدلل تقاریر کیں ۱۲ بجے دوسرا اجلاس ختم ہوا۔ کھانا اور نماز کے بعد پروگرام کے مطابق تیسرا اجلاس ٹھیک ۲ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ملک غلام نبی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ع ب ۹۸ شمالی نے مختصر الفاظ میں جماعت احمدیہ کا نصب العین بیان کیا۔ اور ان کے بعد ایک معزز غیر احمدی دوست راجہ عنایت خان کی درخواست پر ڈاکٹر عبد اللہ خاں صاحب اختر نے "مجلس احرار اور پاکستان" کے موضوع پر دلچسپ اور پُر از معلومات تقریر کی۔ آخر میں مولوی محمد یار صاحب عارف پراونشل سیکرٹری تبلیغ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مؤثر تقریر کی۔ اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس جلسہ میں خصوصیت کے لئے سرگودہا شہر۔ سلانوالی۔ چک ع ب ۹۸ شمالی اور چک ع ب ۹۹ شمالی سے کافی تعداد میں احمدی دوست تشریف لائے۔ غیر احمدی شرفاء کثرت سے جلسہ میں شامل ہوئے۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام بہت عمدہ تھا۔ پروگرام کے مطابق جلسہ بخیر و خوبی ساڑھے چار بجے دعا پر ختم ہوا۔

(سید خادم حسین شاہ سیکرٹری جماعت احمدیہ چک ع ب ۱۱۶ جنوبی ضلع سرگودہا)

ترکی اور پاکستان کی دوستی

وزیر امور خارجہ کا خراج تحسین

(از روزنامہ احسان لاہور مورخہ ۲۵ فروری ۵۲ء)

انقرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر امور خارجہ پاکستان کے اعزاز میں آنریبل مسٹر رکن الدین نصوغلو وزیر عدل نے جو آنریبل فواد قپرولو کے قیام لزبن کے دوران میں قائم مقام وزیر امور خارجہ بھی ہیں اور مادام قپرولو نے ایک ڈنر دیا۔ قائم مقام وزیر امور خارجہ نے اس موقعہ پر ہز ایکسیلنسی چودھری محمد ظفر اللہ خاں کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا۔ کہ آنریبل وزیر امور خارجہ پاکستان کا یہ دورہ ترکی اور پاکستان کی دوستی کا مظہر اور ان کے قدیم دوستانہ تعلقات کی جدید اور مستحکم کڑی ہے ترکی کے باشندے بھی خوشی سے اپنے ملک میں ہز ایکسیلنسی کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور اس موقع پر پاکستان کے باشندوں سے اپنے پر خلوص برادرانہ جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ گذشتہ سال دوستی کے جس معاہدہ پر دستخط ہوئے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے قائم مقام وزیر موصوف نے کہا۔ کہ اس معاہدہ نے ترکی اور پاکستان کے درمیان دوستی اور تعاون کا خاکہ مرتب کر دیا ہے۔ جمہوریہ ترکی ان تعلقات کو نہ صرف ان دو ممالک نیز عالمی امن کی خاطر بھی ترقی دینے کی کوشش کرے گا۔

پاکستان کے قائدین عظام

پاکستان کے عظیم قائدین کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے کہا۔ کہ قائد اعظم محمد علی جناح جو اپنے عوام کے قومی ارادوں اور حوصلوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تمام عمر کام کرتے رہے۔ اور مشہور مدبر لیاقت علی خاں جو انتہائی کامیابی کے ساتھ اپنے ممتاز پیش رو کے نقش قدم پر چلے اور جن کی افسوسناک موت کا ہم ماتم کر چکے ہیں۔ ان عظیم قائدین کی یاد تازہ کرنا ہمارا فرض ہے۔

بین الاقوامی امن اور سیاسی اقتصادی نیز ثقافتی میدان میں تمام ملکوں کی یکساں ترقی پر زور دیتے ہوئے۔ وزیر موصوف نے کہا۔ اس مقصد کے لئے ترکی اور پاکستان کی مخلصانہ خواہش ہے۔ کہ مساوی حقوق۔ باہمی احترام آزادی اور انصاف کے اصولوں پر مبنی ایک عالمی نظام قائم کیا جائے۔ اور وہ اس مقصد کے حصول کے لئے حتی الامکان کوشش کریں۔ موصوف نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ میں اس امید اور خواہش کے ساتھ کہ دنیا زیادہ پر مسرت اور خوشحال اور جنگ کے تمام خطرات سے پاک ہو۔ اپنے دوست ملک پاکستان کی خوشحالی یور ایکسیلنسی کی ذاتی مسرت اور ترکی و پاکستان کی دوستی کی دعا کرتا ہوں"۔

پاکستان کے وزیر خارجہ کی تقریر

پاکستان کے وزیر امور خارجہ نے اپنی جوابی تقریر میں کہا۔ کہ آپ نے پاکستان۔ اس کے مرحوم قائدین اور میرے متعلق جس ہمدردی۔ فراخدلی اور گرمجوشی کا اظہار کیا ہے۔ میں اس کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا۔ کہ پہلی جنگ عظیم کے بعد ترکی جن آزمائشوں اور مشکلات سے گزرا۔ ہم انہیں بڑی دلچسپی اور تشویش کی نظر سے دیکھتے رہے ہیں۔ اس وقت ترکی تنہا خود مختار ملک تھا۔ اور ہم اسے اپنا قائد سمجھتے تھے۔ جن دنوں ہندوستان کی تقسیم نہیں ہوئی تھی۔ ہم ترکی کے دوست کو اپنا دوست اور ترکی کے دشمن کو اپنا دشمن سمجھتے تھے۔

مسلمانان برصغیر ہندوستان و پاکستان نے ترکی کے مستقبل کے سلسلہ میں ہمیشہ گہری دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ آپ ہندوستان کے دو مسلم محبان وطن کو جانتے ہیں۔ جو زیادہ تر علی برادران کے نام سے مشہور ہیں۔ ان میں سے مولانا محمد علی مرحوم "کامریڈ" نامی انگریزی ہفتہ وار اخبار کے مالک و مدیر تھے۔ یہ اخبار ضبط کر لیا گیا تھا۔ اور حکومت برطانیہ نے پہلی جنگ عظیم میں شرکت کے متعلق ترکی کے فیصلہ کی حمایت کرنے کے سلسلہ میں ان پر مقدمہ چلا کر انہیں قید کر دیا تھا۔ وہ فیصلہ دانشمندانہ تھا یا نہیں۔ بہرصورت ہم نے ہمیشہ ترکی کی خود اس کے مفاد کے لئے حمایت کی ہے۔ ترکی ہمیں اس وقت بھی عزیز تھا۔ جب وہ کمزور اور مصیبت زدہ تھا۔ وہ ہمیں اب بھی عزیز ہے۔ جبکہ وہ محفوظ اور مستحکم ہے۔ بلکہ اس کی تیز رفتار ترقی اور عوام کا معیار زندگی بلند کرنے میں اس کی زبردست کامیابی سے ہمارے دل میں تعریف اور فخر کے جذبات پیدا ہو گئے ہیں۔

ترکی دیکھنے کی میری بچپن سے خواہش رہی ہے۔ اگرچہ یہاں کچھ لوگ صرف میرے نام سے واقف ہیں۔ پھر بھی ایک دوست اور بھائی کی حیثیت سے میرا جو خیر مقدم ہوا ہے۔ اس کے لئے میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ملکہ الزبتھ کی رسم تاجپوشی

لندن ۲۷ فروری۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ملکہ الزبتھ کی رسم تاجپوشی آئندہ سال غالباً ماہ مئی میں ہوگی۔ اس سلسلے میں نہایت موزوں تاریخ تعین کے لئے دولت مشترکہ کے ممالک کے ساتھ مشورے کئے جا رہے ہیں۔ آئندہ موسم گرما سے قبل اس سلسلے میں اعلان کئے جانے کی توقع ہے۔ جس میں ویسٹ منسٹر ایبے میں تقریب کی تاریخ اور انتظامات کی وضاحت کی جائے گی۔ غیر ملکی شاہی نمائندوں۔ مختلف ممالک کے پریذیڈنٹوں اور دیگر شخصیتوں کے شریک ہونے کی توقع ہے۔ ممکن ہے کہ ملکہ اور ان کے شوہر آئندہ سال خزاں میں سیلون اور آسٹریلیا کے دورے پر بھی جائیں۔ (اسٹار)

اینگلو مصری گفت و شنید کے متعلق برطانوی دفتر خارجہ کی پُر اسرار خاموشی

لندن ۲۷ فروری۔ وزیر اعظم مصر کے اس اعلان کے بعد کہ اینگلو مصری بات چیت ہفتہ کو شروع ہو رہی ہے۔ برطانی دفتر خارجہ کے ارباب اختیار نے اس ضمن میں پہلے سے زیادہ خاموشی اختیار کر لی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ برطانی سفیر کو ابتدائی گفتگو میں حصہ لینے کا پورا اختیار دیدیا گیا ہے۔ لیکن ابھی تک لندن میں کوئی بھی یقین کے ساتھ یہ کہنے کے لئے تیار نہیں کہ یہ مذاکرات کامیاب ہوں گے۔ برطانی دفتر خارجہ میں جس احتیاط سے کام لیا جا رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت گفت و شنید کے لئے موافق فضا کو قائم رکھنے کی خواہشمند ہے امید کی جا رہی ہے کہ مصر میں بھی پر امن فضا کو قائم رکھنے کی پوری کوشش کی جائے گی۔

اس امر کی وضاحت بھی کی گئی ہے کہ برطانی فضائیہ کی طرف سے خطہ سویز میں جو مشق کی جا رہی ہے۔ اس کا اینگلو مصری سیاسی صورت حال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ایک سرکاری مشق ہے۔ جو خطہ سویز میں فضائی مدافعت کے انتظامات کو پرکھنے کے لئے کی جاتی ہے۔ اور اگر سرکاری طور پر اعلان نہ کیا جاتا تو مصری عوام کو شاید احساس بھی نہ ہوتا کہ مشق ہو رہی ہے۔ (اسٹار)

ویٹ نام کو روسی امداد

لندن ۲۷ فروری۔ ڈیلی ٹیلیگراف کے نامہ نگار نے سنگاپور سے باوثوق اطلاعات کی بناء پر انکشاف کیا ہے کہ چینیوں اور روسیوں کی طرف سے حالی ہی میں ویٹ نام کو بہت زیادہ اسلحہ وغیرہ ارسال کیا گیا ہے۔ یہ اسلحہ چار ہزار ٹن جنگی سامان پر مشتمل ہے (اسٹار)

برطانیہ اور دولتِ مشترکہ کے ممبر ممالک کے درمیان ٹیلی ویژن کا سلسلہ

لندن ۲۷ فروری۔ آئندہ جون میں 'پاکستان' بھارت اور دوسرے دولت مشترکہ کے ممالک کے ریڈیو کے محکموں کے افسران اعلیٰ لندن بی بی سی کے ڈائریکٹر سر ولیم ہیلے سے ملاقات کریں گے۔ دوران ملاقات میں برطانیہ اور دولت مشترکہ کے تمام ممالک کے درمیان دوطرف ریڈیو ٹیلی ویژن کا سلسلہ قائم کرنے کے منصوبوں پر بھی غور کیا جائے گا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ دولت مشترکہ کے ممالک میں ٹیلی ویژن کی ترقی کے سلسلے میں بی۔ بی سی کی طرف سے فنی امداد بہم پہنچائی جائے گی۔

دوران گفتگو میں جو تجاویز زیر بحث آئینگی انہیں کچھ عرصہ تک خفیہ رکھا جاتے گا۔ برطانیہ میں ٹیلی ویژن پر دولت مشترکہ کے ممالک کی خبروں اور فیچروں کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے گی۔ اور مختلف ممالک ایک دوسرے کو خبریں اور فیچر مہیا کریں گے۔ (اسٹار)

مصری پارلیمنٹ میں امتناع شراب کے متعلق مسودہ قانون پیش کیا جائے گا

قاہرہ ۲۷ فروری۔ ایوان نمائندگان کی مالیاتی اور صحت کمیٹیوں کے مشترکہ اجلاس میں مصر میں شراب کی درآمد فروخت اور اسکے پینے پر پابندی عائد کرنے کے متعلق مسودہ قانون منظور کر لیا گیا یہ مسودہ قانون دو ممبروں کی طرف سے پیش کیا گیا ہے۔ اس تجویز میں کہا گیا ہے کہ شراب درآمد کرنے اور فروخت کرنے والے کو چھ ماہ قید اور ۵۰۰ مصری پونڈ جرمانہ کی سزا دی جائے۔ اور شراب پینے والے کو تین ماہ قید اور ایک سو پونڈ جرمانہ کیا جائے۔ اجلاس میں دیگر اسلامی ممالک کے شراب سے متعلق قوانین کا جائزہ لیا گیا۔ ایوان میں پیش کرنے سے پہلے کمیٹیوں کا اجلاس ایک مرتبہ پھر اس مسودہ پر نظر ثانی کرے گا۔ (اسٹار)

واشنگٹن میں اسلامی انسٹی ٹیوٹ

قاہرہ ۲۷ فروری۔ توقع ہے کہ ڈاکٹر محمود حسب اللہ ایک دو روز کے اندر اندر امریکہ روانہ ہو جائیں گے۔

آپ واشنگٹن میں اسلامی ثقافتی اور تمدنی انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر کا عہدہ سنبھالیں گے۔ (اسٹار)